السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اسلامی احکام کے بارے میں اجتہاد کا دروازہ ہر انسان کے لئے کھلا ہے یا مجتہد کے لئے کچھ شرائط ضروری ہیں ؟ کیا واضح دلیل کی معرفت کے بغیر محض اپنی رائے سے فتوی دینا ہر انسان کے لئے جائز ہے ؟ اور اس حدیث کا کیا درجہ ہے جس کے الفاظ مفہوم یہ ہے کہ :

اجروکم علی الفتیا اجروکم علی النار (سنن دارمی)

تم میں سے جو فتوی کے بارے زیادہ جرات سے کام لیتا ہے وہ جہنم کی آگ کے بارے میں بھی زیادہ دلیر ہے ؟"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

احکام شریعت کی معرفت کے بارے میں اجتہاد کا دروازہ ہر اس شخص کے لئے کھلا ہے جو اس کا اہل ہو باہں طور کہ جس مسئلہ میں وہ اجتہاد کر رہا ہو اس کے بارے میں اسے آیات احادیث کا علم ہو ان کے فہم اور ان کے مطلوبہ استدلال کی اسے قدرت حاصل ہو جن احادیث سے استدلال کر رہا ہو صحت وضعف کے اعتبار سے ان کے درجے کا علم ہو زیر بحث مسائل میں اجماع کے مقامات کا علم ہو تا کہ وہ مسلمانوں کے اجماع کے خلاف موقف اختیار نہ کرسکے عربی زبان کی بھی اتنی پہچان ضرور ہو جس سے اس کے لئے نصوص کے مفہوم کا سمجھنا ممکن ہو تا کہ وہ استلال اور استنباط کرسکے کسی بھی انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دین کے بارے اپنی رائے سے کوئی بات کرے یا لوگوں کو علم کے بغیر فتوی دے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ شرعی دلیل سے راہنمائی حاصل کرے پھر اہل علم کے اقوال سے استفادہ کرے اور دیکھے کہ ان کے سامنے کون سے دلائل ہیں اور ان کے استنباط واستدلال کا کیا طریقہ ہے پھر جس پر اسے قناعت حاصل ہو جائے وہ جیسے وہ بطور دین کے اپنے لئے پسند کرلے اس کے مطابق گفتگو بھی کر سکتا ہے اور فتوی بھی دے سکتا ہے :

اجروکم علی الفتیا اجروکم علی النار (سنن دارمی)

کو حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی نے اپنی سنن میں عبید اللہ بن ابی جعفر مصری سے مرسلا روایت کیا ہے

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38